فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲ ذیقعد ۱۳۸۸ھ یکم تبلیغ ۱۳۴۸ ہش یکم فروری ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۳۱ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ؂

ــ ربوہ ۳۱ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو انفلوئنزا کی تکلیف سے تو اب آرام ہے۔ لیکن ضعف قلب کی وجہ سے طبیعت ناساز چلی آرہی ہے۔ رات بے آرامی میں بہت تکلیف رہی ہے۔ احباب خاص دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

ــ ربوہ ۳۱ صلح۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ رات کچھ بے چینی کی تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ جو بعد میں دور ہوگئی آج صبح طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ــ لاہور۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ضعف میں تو نسبتاً کمی ہے لیکن باقی علامات تسلی بخش نہیں۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل سے عزیز موصوف کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے آمین

ــ پشاور (بذریعہ تار) مکرم نائب امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور نے اطلاع دی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ سرحد کے علاقائی امیر محترم خان شمس الدین خان صاحب کا ۲۷ ماہ صلح کو اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم خان صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ــ طبی مشورہ کے مطابق میری والدہ صاحبہ کا دوسرا اپریشن ہونا ضروری قرار پایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔
(ڈاکٹر آفتاب احمد گوجرانوالہ)

ــ ربوہ ۳۱ صلح۔ آج صبح یہاں مطلع کسی قدر ابر آلود ہے۔ جس کی وجہ سے فضا میں خنکی معمول سے کسی قدر زیادہ ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان متقی نہیں بنتا اس کی عبادات میں قبولیت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہوں کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہونگی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا یا رات کو چوری کرلی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور بُرائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ کہ اس نماز نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟ ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور بُرائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اسی کا نام تقویٰ ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۶-۳۷۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم تبلیغ ۱۳۴۸ہش

رسومات کے خلاف جہاد

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ
مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الاعراف ۱۵۸)

وہ (لوگ) جو ہمارے اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور امی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے۔ اور سب بری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو ان پر لادے ہوئے تھے) اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے۔ اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے۔ جو اس کے ساتھ اتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے

اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کے اصلاحی پہلو کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پیروی کرنے والوں کو کیا عطا فرماتے ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ انہیں نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور پاک ولطیف چیزیں ان پر حلال کرتے اور نجس چیزیں حرام کرتے ہیں۔ اور وہ بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور طوق وسلاسل جو ان کے گلے میں ڈالے ہوئے تھے ان کو اتارتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اسلام اختیار کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے انسان ان بوجھوں سے اور ان زنجیروں سے رہائی پاتا ہے جو (رسومات اور رواجوں) کی صورت میں ان کے کندھوں پر اور گلوں میں پڑے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام انسان کو ہر قسم کے تکلفات، توہمات، رسومات اور رواجات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور نیکی کی راہوں پر چلنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے ایک بالکل جدید معاشرہ کی تعمیر کرتا ہے۔ جس میں باپ دادا سے چلی آئی باتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

آپ کسی دوسری قوم کے قانون کو لے لیں آپ دیکھیں گے کہ ان کا قانون محض پرانے رسومات اور رواج کا مجموعہ ہوتا ہے۔ لوگ اندھا دھند ان رسومات اور رواجات پر عمل کرتے چلے جاتے ہیں۔ کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ ایسا کرنے میں نقصان ہے یا نفع۔ چنانچہ ہندوؤں میں بیاہ شادی۔ مرنے جینے اور دیگر معاملات میں جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ محض رسومات اور رواجات کی سند سے ہی کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی نئی بات کرنا چاہے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے راستہ میں رسومات اور رواجات بھوت بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور چاروں طرف سے آوازیں اٹھنے لگتی ہیں کہ ہم تو وہی کریں گے جو باپ دادا کے وقت سے ہوتا چلا آیا ہے۔

الغرض انسانی معاشرہ کی ترقی کے راستہ میں سب سے بڑی چٹان جو حائل ہے وہ رسومات اور رواجات ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض باتوں پر جب ان پر پہلی بار عمل ہوتا ہے تو اس ماحول کے لحاظ سے وہ اچھا لائحہ عمل ہوتا ہے اور کچھ عرصہ ان پر عمل کرنا معاشرہ کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ رسومات اور رواجات میں ایک جامد صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ترقی کے راستہ میں روک بن جاتے ہیں۔ یہی وہ بوجھ اور اغلال ہیں جن کی طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ یہی رسومات اور رواجات ہیں جو انسان کو کفر شرک اور بت پرستی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے روکتے ہیں:

ہندوؤں اور دوسری اقوام کی طرح عربوں میں بھی زندگی رسومات اور رواجات کا مجموعہ بنی ہوئی تھی۔ عربوں پر ہی کیا موقوف آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ تمام اقوام پرانی رسومات کی پابندی کرتی ہیں۔ اور خواہ کچھ بھی ہو جائے ان کو چھوڑنا نہیں چاہتیں۔ چنانچہ آج کل کسی ثقافت کے یہی معنے ہیں کہ ان میں کیا رسوم قدیم سے چلی آئی ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ معاشرہ کی تباہی کا ہی کیوں نہ باعث ہوں اسلام جو انقلاب دنیا میں لانا چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ انسان رسومات اور رواجات کے بندھنوں سے نجات حاصل کر کے ان تعلیمات پر عامل ہوں۔ جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی صورت میں ہمیں عطا کی گئی ہیں۔ اس لئے اسلام دراصل رسومات اور رواجات کے خلاف ایک جہاد ہے۔ اور انسان کو رسومات اور رواجات کے چنگل سے رہائی دلا کر اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر اسلامی معاشرہ تعمیر کرنا سکھاتا ہے جو آزادانہ طور پر معرفت الٰہیہ کے راستہ پر مجاہدات کے لئے سازگار ہو۔ تاکہ انسان دنیوی اور دینی سرگرمیوں میں فلاح حاصل کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء رسومات اور رواجات کے خلاف ہمیشہ جہاد کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ ہمارا معاشرہ ایک حد تک اس نجاست سے پاک ہو گیا ہے۔ تاہم ابھی تک جماعت اس سے خلاصی پانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ ہمیں چاہیئے کہ اس جہاد کو تیز تر کر دیں۔ اس ضمن میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ مدظلہا العالی کا رسالہ رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم اور مکرم اسد اللہ صاحب قریشی کا کتابچہ "بدرسوم کے خلاف جہاد" دو نہایت کار آمد کتابیں حال میں شائع ہوئی ہیں چاہیئے کہ احباب ان دونوں کتابوں کو خرید کر خود بھی پڑھیں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی پڑھائیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان آج بھی اس چور دروازہ سے اسلام پر حملہ کر رہا ہے اور ہمیں اس محاذ پر سخت جہاد کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس محاذ پر شیطان کو شکست فاش دے دیں۔ تو ہم گویا اس آخری جنگ حق و باطل کا ½ حصہ فتح کر لیں گے۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت حافظ سیّد مختار احمدؒ صاحب شاہجہانپوریؓ کی یاد میں

(از مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب بی۔ اے۔ ربوہ)

اے آتشِ فراقت دلہا کباب کردہ
سیلابِ اشتیاقت جانہا خراب کردہ

ملازمت سے سبکدوش ہونے اور ربوہ سکونت اختیار کرنے کے بعد خاکسار کو بھی حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا سالہا سال تک فخر حاصل رہا۔ آپ طبعاً خاموش اور عزلت گزیں بزرگ تھے۔ ہاں دینی وفقہی امور پر اگر بحث چھڑ جائے تو گھنٹوں حاضرین کو اپنی مدلل اور پُرمغز تقریر سے مسحور رکھتے اور ہر کس بقدر ظرف آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوتا اور اچھا اثر لے کر جاتا۔ غیر از جماعت لوگ بکثرت آپ کے پاس آتے اور اپنے سوالات وشبہات کا کافی وشافی جواب پاکر بڑی طمانیت سے رخصت ہوتے تھے۔

ایک دفعہ ایک انگریز پادری صاحب ربوہ میں آئے وہ اردو بول سکتے تھے انہوں نے کہا کہ مَیں لاہور کے اکثر علماء سے تبادلۂ خیال کرچکا ہوں مگر وہ ہمارے سوالات کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے۔ وہ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حافظ صاحب نے ایک دوست سے فرمایا کہ فلاں الماری سے۔ فلاں خانہ سے انجیل مقدس اٹھا لاؤ۔ پھر پادری صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا :-

" دیکھو ہم نے انجیل مقدس اپنی کتبِ مقدسہ کے ساتھ ساتھ احترام سے رکھی ہوئی ہے اب نکالو متی باب ۱۱ اور پڑھو اس میں یہ آیات ہیں :-

"مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوتے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت میں چھوٹا ہے وہ اس سے بڑا ہے اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زور آور اسے چھین لیتے ہیں کیونکہ سب نبیوں اور توارات نے یوحنا تک نبوت کی اور چاہو تو مانو ایلیاہ جو آنے والا تھا یہی ہے جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے"

حافظ صاحب نے فرمایا "حضرت یسوع مسیحؑ نے حضرت الیاس کی آمدِ ثانی کی تعبیر کردی کہ وہ یوحنا کی صورت میں آچکے اب اگر بقول عیسائی صاحبان وہ خود تشریف لے آئیں تو کیا یہودی یہ کہنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ آپ نے اپنی جگہ کوئی اور کیوں نہ بھیجا۔ ہمارے بزرگوں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس کا آسمان سے نازل ہونا ضروری ہے تو اس وقت آپنے تاویل کردی کہ وہ یوحنا کی شکل میں آچکا اور جب اپنی باری آئی تو خود آگئے؟" یہ کیا معاملہ ہے؟

پادری صاحب کہنے لگے :-

"آپ کا مطلب یہ ہے کہ مسیح ناصری (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صورت میں آچکے"

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا مجھے تم چھوڑو۔ خود آپ کا یسوع اور آپ کی انجیل یہی کہہ رہی ہے۔

اس کے بعد پانچ منٹ تک مجلس میں خاموشی رہی۔ وہ پادری لاجواب و مبہوت بیٹھا رہا۔ بالآخر وہ شکریہ ادا کرکے چلا گیا۔ تین چار نوجوان جو اسے لائے تھے بہت ہی متاثر ہوئے یہ علمِ کلام حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو دیا ہے۔ کاش غیر از جماعت لوگ خوابِ خرگوش سے جاگیں اور دیکھیں اللہ تعالےٰ نے کیسے ان کی آڑے وقت میں دستگیری کی اور کسرِ صلیب کے لئے کیسا مؤثر حربہ ان کے ہاتھ میں دیا۔ وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سَو بار جگایا ہم نے

حضرت حافظ صاحب مرحوم ومغفور ۱۸۷۲ء میں بمقام شاہجہان پور پیدا ہوئے ان کے والد صاحب حافظ سید علی صاحب ایک متبحر عالم تھے جن کا مشغلہ فقط درس وتدریس تھا۔ ان کے دادا صاحب کا نام نامی سید ضیاء الدین احمد تھا وہ ترمذی خاندان کے سادات میں سے تھے اور شاہجہان پور میں کافی جاگیر کے مالک تھے اور رؤسائے شاہجہانپور میں شمار کئے جاتے تھے۔ غرض حضرت حافظ صاحب نے ایسے گھرانے میں آنکھ کھولی جہاں انہیں عیش وآرام کے تمام اسباب میسر تھے۔ ناظرہ قرآن شریف حافظ فضل احمد صاحب سے پڑھا اور پھر چھوٹی عمر میں حفظ بھی کرلیا۔ حافظہ ایسا پایا کہ اپنے ہم جماعتوں کو اور اساتذہ کو حیران کردیتے۔

علومِ قرآن وحدیث، فقہ، سیرت وتاریخ اپنے والد بزرگوار سے پڑھے اور جب پڑھ چکے تو کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکرِ خیر کرکے براہین احمدیہ مطالعہ کے لئے پیش کی۔ مطالعہ کے بعد حضرت حافظ صاحب کو ملنے کی تڑپ کشاں کشاں انہیں قادیان لے گئی جہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ تھوڑے عرصہ بعد ان کے والد بزرگوار صاحب نے بھی براہین احمدیہ کا مطالعہ کرکے اپنے بہنوئی سید محمد تقی صاحب کو (جو سید محمد ہاشم صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد کے داداجان تھے) یہ کہہ کر قادیان برائے تحقیق بھیجا کہ

" مؤلفِ براہین احمدیہ کچھ مردِ میدان معلوم ہوتا ہے"

سید محمد تقی صاحب مرحوم نے جواب دیا

" اگر تو وہ برحق ہوئے تو مَیں وہیں ٹھہر جاؤں گا میرا انتظار نہ کرنا اور اگر کوئی ایسا ویسا ہوا تو واپس آجاؤں گا"

سید صاحب متواتر چھ ماہ قادیان میں مقیم رہے اور بیعت کرکے گھر لوٹے۔ اس پر جناب حافظ صاحب کے والد سید علی صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا۔

حضرت حافظ صاحب کے دو اور بھائیوں نے یعنی سید احمد صاحب اور سید نور احمد صاحب نے بھی بیعت کرلی اور پھر دونوں بھائی اکولہ (برار) میں برائے تبلیغ تشریف لے گئے اور عمر بھر تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کے تین بھائی اس شرف سے محروم رہ گئے۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنی زندگی تبلیغ کے لئے وقف کردی تھی گھر پر تبلیغی بحث چھڑ جاتی تو کئی کئی دن متواتر جاری رہتی اور بعض اوقات رات کے دو ایک بھی بج جاتے۔

حضرت حافظ صاحب کا غیر از جماعت علماء سے بھاگلپور میں مناظرہ بھی ہوا اور ازاں بعد آپ نے ایک رسالہ "اثنا عشرہ" تالیف فرمایا جس کا مطلب ہے بارہ سوالوں کے جوابات۔ ان مباحثات ومناظرات کا قدرتی ردِ عمل شدید مخالفت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ ایک دفعہ آپ باہر کہیں بغرض تبلیغ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ دوسرے روز کسی دشمن نے ان کے گھر خط لکھ دیا کہ سید مختار احمد صاحب کو دشمنوں نے قتل کردیا ہے۔ ان کی دادی خط پڑھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئیں کہ یا اللہ یہ کیا ہوگیا! گھر میں کہرام مچ گیا مگر اس واقعہ کے چار پانچ گھنٹہ بعد حافظ صاحب تشریف لے آئے انہیں دیکھ کر سب حیران وششدر رہ گئے اور وہ گھر جو ابھی ماتم کدہ تھا عشرت کدہ میں تبدیل ہوگیا۔ دادی جان کے استفسار پر کہ "تم سفر سے خلافِ معمول اتنی جلدی کیسے لوٹ آئے ہو" عرض کیا کہ کشفاً مجھے گھر کا نقشہ دکھلایا گیا تھا مَیں نے سمجھا یہ صورتِ حال تو کسی کی وفات پر دلالت کرتی ہے اس لئے مَیں واپس آگیا۔

حافظ صاحب کو بچپن ہی سے شعر سے دلچسپی ہوگئی تھی طبیعت موزوں پائی تھی اور جناب امیر مینائی سے جو دَورِ آخر کے مسلّم الثبوت اور بلند پایہ شاعر تھے اُن سے اصلاح لینی شروع کی۔ شاعری میں آپ نے ایک خاص مقام حاصل کرلیا۔ شاہ صاحب کی محفل میں اکثر ان کے استاد کا ذکرِ خیر آجاتا تھا اور شاگردِ رشید بھی بڑے ادب واحترام سے ان کا کلام سُناتے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنا بھی۔ شاہ صاحب کے یہ تین اشعار مجھے ابھی تک یاد ہیں جن سے ان کی زبان وبیان کی لطافت حُسنِ بندش اور ادب وانشاء کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

فرماتے ہیں ؎

نرالا مست ہوں واعظ بھی مشتاقانہ آتا ہے
کبھی چھپ چھپ کے آتا تھا۔ اب آزادانہ آتا ہے
بڑی رنگینیاں ہیں یوں تو واعظ کی طبیعت میں
مگر ممبر پہ آتا ہے تو معصومانہ آتا ہے
جوابِ لَنْ تَرَانِیْ اب نہ آئے گا نہ آتا تھا
تڑپنا جانتا ہوں نعرۂ مستانہ آتا ہے

حضرت حافظ صاحب نے اپنی خداداد قوتِ بیان کو اور شاعری کو بھی احمدیت کی خاطر وقف کر دیا تھا۔

ایک دفعہ سید محمد احسن صاحب امروہی مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق میں (۱۸۹۷ء میں) چہل حدیث پر مشتمل ایک رسالہ بنام مسک العارف لکھا جس کے آخر میں جناب حافظ صاحب کا ایک قصیدہ درشانِ مسیح موعود مندرج ہے اس کے چھپن اشعار ہیں جس میں سے چند ایک ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں ؎

.. ..
.. ..

اے ہادیٔ باعزوشاں، اے مہدیٔ آخر زماں
اے باعثِ آرامِ جاں، اے دافعِ رنج والم
شمس وقمر کا واقعہ، تھا جو کہ قولِ مصطفےٰ
وہ بھی تو پورا ہو گیا، پھر کس طرح مانیں نہ ہم
وہ حامیٔ اسلام ہے، اس کا یہی اک کام ہے
مصروف صبح وشام ہے، اس کام میں وہ ذی حشم

.. ..
.. ..
.. ..
.. ..

کر ختم اب یہ داستاں، کیا تو ہے کیا تیرا بیاں
مختار روک اپنی زباں، مختار روک اپنا قلم

شاہ صاحب کا کلام آپ کے ایک غیر از جماعت بھانجے سید یعقوب حسن یو پی میں چھپوانے کا اہتمام کر رہے ہیں وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ۔

حضرت شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام غیر معمولی ادب واحترام سے لیتے تھے وہ حقیقت میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء پر دل وجان سے نثار تھے۔ انہوں نے اپنے وطن اپنی املاک اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر دیارِ حبیب میں ایک درویش کی حیثیت سے زندگی گزاری اور کبھی لب پر حرفِ شکایت نہیں لائے ہم نے ہر حالت میں عسر میں یُسر میں انہیں راضی برضائے مولیٰ پایا۔ ان میں حضرت مسیح ومہدی علیہ السلام کے ان اشعار کی جھلک نظر آتی تھی جو دراصل اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں:-

وَقَدِ اقْتَفَاكَ اُولُوا النُّھٰى وَبِصِدْقِهِمْ
وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ
قَدْ آثَرُوْكَ وَفَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ
وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ
قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ
وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشَبٍ فَانٍ
(آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ:-

دانشمندوں نے تجھے ہر چیز پر مقدم رکھا اور تیری ہی پیروی کی
اور اپنے صدق کی وجہ سے
اپنے وطنوں کی یاد کو بھلا دیا۔
انہوں نے تجھے اختیار کیا اور
اپنے دوستوں سے جدا ہو گئے
اور اپنے بھائیوں کے دائرہ
سے دُوری اختیار کر لی۔
انہوں نے اپنی سفلی خواہشات
کو کچل کر رکھ دیا اور ہر قسم کی
جاہ وحشمت مالی ومنال سے
بیزار ہو گئے۔

الغرض حضرت حافظ صاحب فنافی الشیخ کے مقام تک پہنچ کر اپنے مرشد ومولیٰ کے رنگ میں رنگین ہو چکے تھے ان کی محفل میں حقیقی اسلام یا احمدیت کا ہی چرچا رہتا علماءِ سلسلہ ومبلغینِ اسلام کی سرگرمیوں کا ذکر رہتا۔ کبھی کسی کی اشارۃً یا کنایۃً غیبت نہ ہوتی۔ حضرت شاہ صاحب مرحوم تقویٰ کو مدِنظر رکھتے اور حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب وحضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علم وفضل اور ذہانت کی اکثر تعریف کرتے۔ وہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلوی کی طرح تارک الدنیا درویش تھے۔ ان کی متاع صرف محبت وعجز تھی (ہاں انہیں اپنے بھانجے سید عبدالباسط مرحوم کے بچوں سے غیر معمولی محبت تھی) اور یہی متاعِ عجز ومحبت لیکر وہ بارگاہِ ایزدی میں ۸ر جنوری ۱۹۶۹ء کو حاضر ہو گئے ؎

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادرِ ربِّ رحیم

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ)

الفضل کے ذریعہ معلوم ہوا کہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مرحوم برسوں تک جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے امیر رہے۔ بڑی خوبیوں اور مومنانہ صفات کے مالک تھے۔ احمدیت سے انہیں خاص عشق تھا۔ جب میں راولپنڈی میں احمدی ہوا تو گلے لگا کر ملے اور بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور مجھ پر بہت سے احسانات کرتے رہے۔

یومِ مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریب پر خاکسار کی تقریر بعنوان "بزرگانِ سلف کی پیشگوئیاں درباره مسیح ومہدی" ہوئی تو اسے بہت پسند کیا اور کہا کہ اسے بصورت ٹریکٹ شائع ہونا چاہیئے چنانچہ مقامی فنڈ سے اسے شائع کیا اور "بشارات آسمانی" اس کا نام تجویز ہوا۔ اس کا دیباچہ بھی خود لکھا جس میں خاکسار کا تعارف کرایا۔

بڑے علم دوست بزرگ تھے۔ مختلف مسائل پر تحقیقات کرتے رہتے تھے۔

بڑے محنتی اور دیانتدار وکیل تھے۔ باوجود اس کے کہ راولپنڈی میں احمدیت کی بہت مخالفت ہے مگر راولپنڈی کی سب سے بڑی جامع مسجد حنفیہ کے خطیب مولوی عارف اللہ صاحب قادری پر کوئی کیس بنا تو انہوں نے اپنے اس مقدمہ میں مرحوم ہی کو وکیل مقرر کیا اور لوگوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ باوجود اشد مخالف ہونے کے انہیں یقین تھا کہ سوائے مرحوم کے اس مقدمہ میں پوری محنت اور دیانتداری سے اور کوئی وکیل کام نہیں کرے گا۔

باوجود وکیل ہونے کے ہمیشہ سادہ اور مومنانہ وضع ولباس میں رہتے تھے میں جب انہیں غیراحمدی ہونے کے ایام میں دیکھتا تھا تو بڑا متاثر ہوتا تھا کہ جنہیں لوگ کافر کہتے ہیں وہی حقیقی مومن نظر آتے ہیں۔

میں نیا نیا احمدی ہوا تھا۔ میں جب راولپنڈی کے گلی کوچوں اور بازاروں میں جاتا تو دوستوں اور قدیم واقف کاروں سے احمدیت پر بات چیت ہو جاتی تو بڑے بڑے جھگڑے ہو جاتے۔ مرحوم کو معلوم ہوا، تو مجھے اپنے مشفقانہ مشوروں سے نوازا اور فرمایا کہ احمدیت اور اسلام امن پسندی سکھاتے ہیں جھگڑا ہونے پر فساد کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے تبلیغ کرتے وقت جب دیکھیں کہ جھگڑا ہونے لگا تو قَالُوْا سَلٰمًا پر عمل کیا کریں۔

الفضل میں میرے مضامین دیکھ کر ایک دفعہ کینیڈا سے مجھے محبت بھرا خط لکھا اور بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ کے مضامین الفضل میں دیکھ کر میں بہت خوش ہوتا ہوں اور دعائیں دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق اور ہر لحاظ سے ترقی دے۔ مجھے یہ بھی لکھا کہ اپنے بال بچوں کا حال مجھے لکھیں۔ افسوس ہے کہ ابھی میں نے مرحوم کے خط کا جواب نہ دیا تھا کہ اچانک ان کی وفات کی خبر آ گئی۔

آخر میں احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم میاں صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شعبہ بیالوجی کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کے لئے مضامین سائنس میں کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵/۱۶۰-۶/۲۲۰ ہوگا۔ ضرورتمند نوجوان اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر کی سفارش کے ساتھ بنام پرنسپل جلد بھجوائیں۔ انٹرویو لے کر کارکن کا انتخاب کیا جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم خواجہ محمد اقبال صاحب لون صدر جماعتِ احمدیہ میرپور آزاد کشمیر دل کے حملہ کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور آجکل ملٹری ہسپتال (وارڈ ۲) پشاور روڈ راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مخلص بھائی کو شفاءِ کامل وعاجل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

اسلام میں والدین کے حقوق

(مکرم رشید احمد صاحب ارشدؔ لاہور)

اللہ تعالیٰ کی ان گنت نعماء میں سے ایک عظیم الشان نعمت والدین کا وجود ہے۔ حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد میں اولین حق اطاعت اور خدمت کا والدین کو ہے۔ اسلام نے والدین کے حقوق ادا کرنے پر جتنا زور دیا ہے شاید ہی کسی اور مذہب نے دیا ہو۔ قرآن کریم نے اس کے متعلق نہایت واضح اور تفصیلی احکام دئے ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ویسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی اس کے متعلق کچھ ہدایات موجود ہیں مثلاً لکھا ہے :۔

”تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہووے۔“

(خروج باب ۲۰ آیت ۱۲)

لیکن قرآن مجید نے تاکیدی الفاظ میں اور تفصیل کے ساتھ والدین کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ والدین کا کیا مقام ہے۔ اور ان کے حقوق کیا ہیں۔

قرآن مجید نے توحید کے بعد والدین کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ والدین اولاد کے حق میں خدائی صفات کے مظہر ہوتے ہیں ویسے حقیقی احسان تو خدا تعالیٰ کا ہی ہے باقی تمام احسان اس کے ظل اور سایہ کے طور پر ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الناس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

”رب کے لفظ میں اشارہ ہے۔ کہ گو حقیقی طور پر خدا ہی پرورش کرنے والا اور تکمیل تک پہنچانے والا ہے لیکن عارضی اور ظلی طور پر دو اور وجود بھی ہیں جو ربوبیت کے مظہر ہیں۔ ایک جسمانی طور پر دوسرا روحانی طور پر جسمانی طور پر والدین ہیں اور روحانی طور پر مرشد اور ہادی ہے۔“

(بحوالہ ریویو جلد ۵ صفحہ ۱)

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بار بار انسان کو والدین کے احسان یاد دلائے ہیں اور بتایا ہے کہ وہ ناتوان اور کمزور بچہ ہوتا ہے نہ ٹھیک طور سے بول سکتا ہے۔ نہ کسی قسم کی طاقت ہی اسکو حاصل ہوتی ہے۔ اس حالت میں ماں اپنی نیند حرام کرتی ہے اپنے آرام و سکون کو بچے کے آرام پر قربان کر دیتی ہے۔ خود ہر تکلیف اٹھاتی ہے لیکن بچے کو ہر مصیبت سے بچاتی ہے پھر باپ بھی حسب استطاعت بچے کی پرورش میں ماں کا ہاتھ بٹاتا ہے اور اسکے اخراجات کا متکفل ہوتا ہے۔ خود بھوکا رہنا پسند کرتا ہے لیکن بچے کا بھوکا رہنا کبھی پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ والدین بچے کی خاطر مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس کی حفاظت و عزت کے لئے جان پر کھیل جاتے ہیں قرآن کریم نے ان تمام احسانات کا یوں ذکر فرمایا ہے :۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۞ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

ترجمہ:۔ یعنی ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر انسان کو اپنے والدین کے متعلق تاکیدی حکم دیا تھا اور اس کی ماں نے اسے کمزوری کے ایک دور کے بعد کمزوری کے دوسرے دور میں اٹھایا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا۔ پھر فرمایا کہ اگر وہ تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کی بات مت مان ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ۔

(سورۃ لقمان آیت ۱۵، ۱۶)

اس آیت میں خدا تعالےٰ نے انسان کو والدین کے احسان یاد دلاتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اگر والدین شرک کا حکم دیں تو پھر ان کی بات نہیں ماننی لیکن اس کے باوجود دنیوی معاملات میں حسن سلوک قائم رکھنا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق تفصیلی احکام سورۃ بنی اسرائیل میں ان الفاظ میں دیئے ہیں:۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۞ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

(بنی اسرائیل آیت ۲۴، ۲۵)

یعنی تمہارے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی“۔

یہاں توحید کے بعد والدین کا ذکر کیا جس سے اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اس میں اس طرف توجہ دلائی کہ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے انہیں تکلیف ہو بلکہ نہایت ادب اور لحاظ سے نرمی کے ساتھ بات کرو۔ اگر وہ کوئی سختی بھی کریں تو تم عاجزی اختیار کرو کیونکہ ان کا تم پر بڑا حق ہے اور ہمیشہ ایسی باتیں کہا کرو کہ جن سے وہ خوش ہوں اور ان کی روح کو تسکین پہنچے۔ غرض کسی نوع سے بھی ان کو تکلیف نہ دو نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور فرمایا رحم کے جذبہ کے تحت ان سے نیک سلوک کرو کیونکہ بڑھاپے میں وہ اسی طرح تمہارے محتاج ہیں۔ جس طرح تم بچپن میں ان کے تھے اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو کہ خدا تعالےٰ دونوں پر اپنا رحم اور فضل نازل فرماتے۔ جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :۔

”اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا جیسی کہ ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی۔ اسلئے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ اے خدا تو ان پر رحم کر تاکہ جو کسر عمل میں رہ جائے وہ دعا سے پوری ہو جائے۔“

(تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۳۱۸)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ خاک آلود ہو گئی اس شخص کی ناک یعنی ذلیل ہو گیا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں اپنی جگہ نہ بنا سکا۔ گویا والدین کی خدمت والی عمت جنت میں لے جاتی ہے۔

(باقی)

محترمہ امام بی بی صاحبہ کی وفات

میری والدہ محترمہ امام بی بی صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب مرحوم آف قادیان ۲۲ رماہ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۲ رجنوری ۱۹۶۹ء کی صبح کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی عمر ۹۰ سال سے اوپر تھی۔ اسی روز شام کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

والدہ صاحبہ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ بہت مخیر ہمدرد اور خدا ترس خاتون تھیں۔ اگر کبھی کسی سے کوئی رقم قرض لیتیں تو اسے بہت فکرمندی کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔

مرحومہ نے دو بیٹے (بنیعش محمد قصاب اور محمد عبد اللہ) ایک بیٹی اکلوتہ پوتے سات پوتیاں چار نواسے اور تین نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رشیدہ بیگم اہلیہ عبد الکریم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ فروری ۱۹۶۹ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی		ضلع
۴-۲-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس۔ موسےٰ خیل		میانوالی
۵-۲-۶۹	بدھ	״	میانوالی	״
۶-۲-۶۹	جمعرات	سکول	فروکہ	سرگودھا
۸-۲-۶۹	ہفتہ	״	جامعہ محمد شریف	جھنگ
۱۱-۲-۶۹	منگل	یونین کونسل چنیوٹ		״
۱۲-۲-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس۔ جھنگ		״
۱۴-۲-۶۹	جمعہ	مڈل سکول	وڑچھہ	سرگودھا
۱۵-۲-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ نورپور تھل		״
۱۸-۲-۶۹	منگل	״	منکیرا	میانوالی
۱۹-۲-۶۹	بدھ	״	بھلوال	سرگودھا
۲۰-۲-۶۹	جمعرات	״	نوشہرہ	״

نوٹ :۔ بھرتی صبح دس بجے ہوگی

(ناظر امور عامہ)

ضرورت کتب
برائے
لائبریری۔ کلیۃ الطب۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں طبیہ کالج قائم ہو چکا ہے اور اس کالج کے لئے لائبریری قائم کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں قدیم اور بنیادی کتب کے حصول میں دقت پیش آرہی ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس طبی کتب ہوں اور وہ قیمتاً لائبریری کو دینا چاہیں تو وہ نام کتب اور قیمت وغیرہ سے پہلے مطلع کریں۔

پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ

— ربوہ —

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطایات
کی
سوفیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیات سوفیصدی ادا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات اور برکات سے سرفراز فرمادے۔ آمین

نمبر شمار	اسماء معطیان	رقم عطیہ
۱	مولوی عبد السلام صاحب ظافر ایم اے۔ گنج مغلپورہ لاہور	۳۸
۲	شیخ محمد عبد الرشید صاحب پنشنر ہیڈ کلرک چوبرجی پارک ״	۲۰۰
۳	راجہ طاہر احمد صاحب لائلپور حال سرگودھا	۲۵
۴	چوہدری عبد السلام خاں صاحب چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا	۱۰۰
۵	״ محمد اسماعیل صاحب چک ۲۷۶ ضلع لائلپور	۱۲۰
۶	״ محمود احمد صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۵۰۰
۷	مسعود احمد صاحب باجوہ ״ ״	۵۰۰
۸	محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بذریعہ چوہدری محمود احمد صاحب کراچی	۵۰۰
۹	چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۵۰۰
۱۰	مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی معرفت حبیب کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ	۱۰۰
۱۱	پیر مبارک احمد صاحب ״ ״ ״	۱۵۰
۱۲	ملک عبد المجید صاحب مجید آئرن سٹور ״ ״	۲۲۵
۱۳	مکرم محمد یٰسین صاحب عظیم آئرن سٹور ״ ״	۲۰۱
۱۴	״ خدا بخش صاحب جمال بیکری ״ ״	۱۰۱
۱۵	چوہدری رشید احمد صاحب رشید کریانہ مرچنٹ ״	۳۰
۱۶	محترمہ بشریٰ نعیم صاحبہ اہلیہ ملک عبد الرب صاحب	۱۰۰
۱۷	ماسٹر رحمت اللہ صاحب چک ۸۹ رتن ضلع لائلپور	۵۰
۱۸	مکرم محمود احمد صاحب ״ ״ ״	۱۵
۱۹	״ نعمت اللہ صاحب ״ ״ ״	۳۰
۲۰	״ مستری محمد عبد اللہ ״ ״ ״	۱۵
۲۱	״ عبد الوہاب صاحب ״ ״ ״	۳۰
۲۲	״ قادر بخش صاحب ״ ״ ״	۱۰
۲۳	״ اقبال احمد مختار احمد صاحب محمد حنیف صاحب ״ ״	۱۰
۲۴	״ عبد السمیع صاحب ״ ״	۱۰
۲۵	״ عصمت اللہ صاحب	۲۰

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

تلاشِ گمشدہ

میرا بھائی عزیز امجد پرویز بعمر ۱۲ سال متعلم جماعت ہفتم پچھلے دنوں ڈی سی ہائی سکول مریدکے میں پڑھنے گیا تھا۔ کئی روز ہو چکے ہیں گھر واپس نہیں لوٹا۔ گھر والے بہت پریشان ہیں۔ عزیز کا رنگ سفید اور قد ۴½ فٹ ہے ملیشیا کا سوٹ پہنے ہوئے ہے۔ جو صاحب عزیز مذکور کو دیکھیں وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ آنے جانے کا کرایہ پورا ادا کیا جائے گا۔

پتہ :۔ بشارت احمد زاہد۔ کوہ نور راڈز لمیٹڈ کالا شاہ کاکو۔ ضلع شیخوپورہ

اگر عزیز یہ اعلان خود پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے۔ اسے کچھ نہیں کہا جائے گا

مبشر احمد طاہر متعلم جماعت دہم ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گوجرانوالہ میں ۲۴ گھنٹے کا کرفیو

گوجرانوالہ ۳۰ر جنوری۔ کل شام پانچ بجے کے بعد گوجرانوالہ میں پولیس فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور دس شدید زخمی ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سید حسنات احمد نے ۲۴ گھنٹے کے لئے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ صبح سات بجے سے نو بجے تک کرفیو میں ڈھیل دی جائے گی تاکہ لوگ ضرورت کی چیزیں خرید سکیں۔ شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر فوج گشت کر رہی ہے۔

کل تیسرے پہر ایک مشتعل اور بے قابو ہجوم نے ریلوے لائن کی پٹڑیوں کو اکھاڑنے اور شہری املاک کو آگ لگانے کے بعد پولیس پارٹی پر شدید پتھراؤ کیا۔ مظاہرین نے آگے بڑھنے کی کوشش کی اور پولیس کو گھیرے میں لے لیا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مظاہرین کو پرامن رہنے کی بار بار تلقین کی لیکن انہوں نے شدید پتھراؤ جاری رکھا آخرکار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے بچاؤ کی خاطر پولیس فائرنگ کرنے کا حکم دے دیا۔ جس کے نتیجہ میں تین افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ پولیس کو یہ فائرنگ جی ٹی روڈ پر جناح باغ کے نزدیک کرنا پڑی۔ زخمی ہونے والوں میں پولیس کے سپاہی بھی شامل ہیں۔

لاہور میں ۲۷ گھنٹے کے لئے کرفیو بڑھا دیا گیا

کراچی ۳۰ر جنوری۔ لاہور میں کل کرفیو کی میعاد ہفتہ یکم فروری تک ۲۷ گھنٹے کے لئے بڑھا دی گئی اس دوران میں جمعرات کو ۷ بجے سے ۲ بجے تک کرفیو کی پابندیاں نرم کی جائیں گی تاکہ لوگ روزمرہ استعمال کی اشیاء خرید سکیں۔ سرکاری دفاتر ۸ بجے سے ایک بجے تک کھلے رہیں گے۔ مشرقی پاکستان کے شہر کھلنا میں کل صورت حال معمول پر آنے کے بعد کرفیو ہٹا لیا گیا۔

ڈھاکہ، نرائن گنج، کراچی اور لاہور میں کرفیو کی پابندیوں میں نرمی کی گئی اور عوام کو روزمرہ ضرورت کی اشیاء خریدنے کی سہولت دی گئی۔

عرب زندہ رہیں گے یا اسرائیلی

لندن ۳۰ر جنوری۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ عربوں کے پاس اپنی بقا کے لئے اسرائیل کے خلاف جنگ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ انہوں نے فلسطینی حریت پسندوں کی حمایت جاری رکھنے کا اعادہ کیا اور کہا کہ انہیں اپنے مقبوضہ وطن کی آزادی کے لئے جہاد کرنے کا پورا حق حاصل ہے وہ لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۷ء میں اسرائیلیوں کی پشت پر سمندر تھا اور وہ اس جوش سے لڑے تھے جیسے یہ ان کی بقا کا معاملہ ہو۔ آئندہ جو جنگ ہوگی اس میں اس جذبے سے لڑنے والے عرب ہوں گے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں عرب زندہ رہیں گے یا اسرائیلی۔

مصری فوجیں مقابلے کے لئے مستعد کھڑی ہیں

قاہرہ ۳۰ر جنوری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر دفاع مسٹر محمود فوزی نے کہا ہے کہ مصری فوجیں دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیں گی۔ اور وہ اسرائیلی مقبوضہ عرب علاقے آزاد کرانے کے لئے مستعد کھڑی ہیں وہ گزشتہ روز مصری قومی اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔ فوجی حکام بھی اس موقعہ پر موجود تھے جنہوں نے مصری افواج پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

مصری قومی اسمبلی کا اجلاس منگل کے روز بند کمرے میں ہوا۔ جس میں مسٹر محمود فوزی نے فوجی صورت حال کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا۔

چین دنیا کی بہت بڑی طاقت بن جائے گا

نیویارک ۳۰ر جنوری۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری او تھان نے کہا ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر چین دنیا کی بہت بڑی قوت بننے والا ہے اس لئے دوسرے ممالک کو چین کے بارے میں پالیسی بناتے وقت یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئیے۔ انہوں نے یہ بات بعض حلقوں کے اس خیال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی کہ امریکہ کی نئی حکومت چین کے بارے میں اپنا رویہ نرم کر دے گی۔

سیکرٹری جنرل او تھان نے کہا کہ ذاتی طور پر اٹلی اور کینیڈا کی طرف سے چین کو تسلیم کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں مختلف ممالک کے درمیان اچھے روابط اور باہمی بات چیت کا حامی ہوں۔ ادھر امریکہ کے نئے نائب وزیر خارجہ مسٹر الیکسس جانسن نے کہا ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کے حق میں ہیں کہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چین فارموسا کو عالمی ادارے سے الگ کرنے کے مطالبہ پر اصرار نہ کرے۔

گورنر موسیٰ نے کراچی کے اہم مذاکرات کا دورہ کیا

کراچی ۳۰ر جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل موسیٰ ہوئے پرسوں لاہور سے کراچی پہنچے۔ انہوں نے شہر کے ان علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں گزشتہ دنوں مشتعل ہجوم نے توڑ پھوڑ کی تھی۔ صوبائی وزیر صحت و معاشرتی بہبود بیگم زاہدہ خلیق الزمان اور ڈویژنل کمشنر کراچی بھی ان کے ہمراہ تھے گورنر ہوائی اڈے سے سیدھے ان علاقوں میں پہنچے جہاں کرفیو نافذ تھا۔ سب سے پہلے وہ لیاقت آباد گئے۔ جہاں انہوں نے تباہ شدہ املاک دیکھیں بعد میں انہوں نے برنس روڈ کا دورہ کیا۔ گورنر نے حکام سے مقامی نظم و نسق کے مسئلہ پر بھی گفتگو کی۔

فرانس اور ملائشیا میں طیاروں کی فراہمی پر معاہدہ

کراچی ۳۰ر جنوری۔ ملائشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے امید ظاہر کی ہے کہ فرانس اور ملائشیا میں وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے امید ظاہر کی ہے کہ فرانس۔ ملائشیا کو میراج لڑاکا جیٹ طیارے فراہم کرے گا۔ تنکو عبدالرحمن کل صبح کراچی کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ وہ لندن سے کوالالمپور واپس جاتے ہوئے راستے میں یہاں ٹھہرے تھے۔ انہوں نے کہا کہ طیاروں کی فروخت کے سلسلے میں فرانس اور ملائشیا کے فوجی حکام میں مذاکرات ہو چکے ہیں۔

دوہرے محصولات ختم کرنے کا سمجھوتہ

کراچی ۳۰ر جنوری۔ ملائشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ ان کی حکومت اس بات پر رضامند ہے کہ پاکستان اور ملائشیا کے دوہرے محصولات ختم کرنے کے لئے ایک معاہدہ طے کیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے ملائشیا کی دعوت قبول کر لی ہے۔ یہ کانفرنس آئندہ اپریل کو کوالالمپور میں منعقد ہو رہی ہے۔

تنکو عبدالرحمن نے یہ بات کل صبح کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران کہی۔ انہوں نے لندن سے واپس کوالالمپور جاتے ہوئے راستے میں چالیس منٹ تک کراچی میں قیام کیا۔

وینس کا قدیم شہر ڈوب رہا ہے

وینس ۳۰ر جنوری۔ اٹلی کا قدیم اور خوبصورت شہر وینس سمندر میں غرق ہوتا جا رہا ہے گزشتہ ساٹھ سال میں یہ شہر تقریباً ساڑھے پانچ انچ ڈوب چکا ہے اس سلسلہ میں وینس یونیورسٹی کے ماہرین نے ایک تحقیقاتی رپورٹ تیار کی ہے جس میں حکومت کو خبردار کیا ہے کہ شہر کو سمندر میں غرق ہونے سے بچانے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔ رپورٹ کے مطابق آئندہ ۲۰ سال میں وینس کا شہر مزید ۸ انچ تک سمندر میں ڈوب جائے گا۔

تریاق سلیمانی
امراض معدہ کے لئے بے حد مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ

سُرمہ حمید
ککرے، ابتدائے موتیا، آشوب چشم اور جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید سرمہ ہے
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

اِعلان
بل اخبار الفضل ماہ جنوری ۶۹ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ر فروری ۶۹ء تک کر دیں، ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (مینجر الفضل ربوہ)

جھنگ میں روزنامہ الفضل
ایم بی احمد اینڈ سنز پٹرول پمپ ایجنٹ الفضل جھنگ صدر سے مل سکتا ہے اور روزانہ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔ (مینجر روزنامہ الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

احکام شریعت کو قرآن کریم میں مکمل کر دیا گیا ہے

دُنیا کو جتنے قوانین کی ضرورت تھی وہ سب اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں

(۳)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اسی مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بھی پڑھی اور فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا۔

بعض صحابہؓ اور بہت سے مفسرین کا قول ہے کہ قرآن کریم کی یہ آخری آیت ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد کوئی اور کلام الٰہی نازل نہیں ہوا۔ لیکن بعض نے اس سے اختلاف بھی کیا ہے بہر حال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نہایت ہی آخری آیتوں میں سے ایک آیت ہے۔ اگر یہ سب سے آخر میں نازل نہیں ہوئی تو آخر میں نازل ہونے والی چند آیتوں میں سے ایک آیت ضرور ہے

اس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اب کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسا حکم نازل ہوگا جو ان حکموں کو بدل سکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریعتِ اسلامی ہر لحاظ سے مکمل ہے اور اس کا قانون آخری قانون ہے۔ ہندو ہمارے اس دعویٰ کو مانیں یا نہ مانیں۔ عیسائی ہمارے اس دعوے کو مانیں یا نہ مانیں، ایک مسلمان کو ہر حال یہ ماننا پڑے گا کہ احکام شریعت کو قرآن کریم میں مکمل کر دیا گیا ہے اور دُنیا کو جتنے قوانین کی ضرورت تھی وہ سب اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے قوانین بن سکتے ہیں جو وقتی اور مقامی طور پر ضروری ہوں ایسے قانون بھی بن سکتے ہیں۔ جو عارضی مشکلات کو دُور کرنے والے ہوں۔ جیسے حکومتوں کی آپس میں لڑائیاں ہوں، تو انہیں اپنے جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے بعض قوانین بنانے پڑتے ہیں۔ یہ شریعت کا کام نہیں کہ وہ یہ بتائے کہ اگر امریکہ اور سپین میں جھگڑا ہو تو اس جھگڑے کو اس طرح دُور کیا جائے لیکن جہاں تک ان امور کا سوال ہے جن میں قرآن کریم دخل دیتا ہے اور جہاں تک ان امور کا سوال ہے جن میں مذہب کو اس بات کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے کہ وہ ہدایت دے ان تمام امور کو قرآن کریم میں بیان کر دیا گیا ہے کسی کو بالتفصیل اور کسی کو بالاجمال اور اسی کا نتیجہ یہ بیان فرمایا ہے کہ میں نے اپنا انعام تم پر مکمل کر دیا ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار لگائے بیٹھے تھے۔ اور عیسائی اور یہودی بھی وہاں موجود تھے کیونکہ وہ سب آپ کی رعایا بن چکے تھے کہ آپ نے اس آیت کا ذکر کیا۔ ایک یہودی یہ آیت سن کر کہنے لگا کہ اگر ہم پر ایسی آیت نازل ہوتی تو ہم اسے اپنے لئے عید کا دن قرار دے لیتے حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو وہ جمعہ کا دن تھا اور حجۃ الوداع کا موقع تھا۔ اور یہ دونوں ہمارے لئے عید کا دن تھے۔ تم تو کہتے ہو کہ ہم اس آیت کے نازل ہونے پر آپ عید کا دن مقرر کرتے مگر ہم نے یہ عید خود تجویز نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود ایک ایسے دن اس آیت کو اتارا جس میں ہمارے لئے دو عیدیں جمع تھیں یعنی جمعہ کا دن بھی تھا اور حج کا بھی موقع تھا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۹۴)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ برادرم شیخ عبدالوہاب صاحب۔ لاہور گزشتہ ایک ماہ سے صاحب فراش ہیں۔ دل کے عارضہ کی وجہ سے ڈاکٹری رائے کے مطابق ہسپتال میں داخل کیا جا رہا ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالمنان کمپوڈر مخلوی۔ راج گڑھ۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ اور خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر شدید بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ دعا جلد کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی نعش تدفین کیلئے

کینیڈا سے ربوہ لائی جا رہی ہے

مکرم میاں محمد منیر صاحب ٹورانٹو (کینیڈا) سے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی نعش بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے کینیڈا سے ربوہ لائی جا رہی ہے۔ مرحوم کا تابوت انشاء اللہ ۳ فروری ۱۹۶۹ء کو ربوہ پہنچے گا۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاعات شائع ہو چکی ہے محترم میاں عطاء اللہ صاحب نے وہاں ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو وفات پائی تھی۔ احباب آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اعلان نکاح

"میرے بڑے لڑکے عزیزم عطاء اللہ منور سلمہ اللہ تعالیٰ یونٹ سپروائزر زرعی ترقیاتی کارپوریشن گدو بیراج۔ گھوٹکی ضلع سکھر کا نکاح عزیزہ پروین قیصر بنت جناب قمر اجنالوی صاحب رام گڑھ لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر محترم حافظ کرم الٰہی صاحب نے مسجد احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور میں مورخہ ۲۵/۱/۶۹ کو پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(محمد عبداللہ واقف زندگی کریم نگر فارم۔ سندھ)

ڈھاکہ میں کرفیو ہٹا لیا گیا

ڈھاکہ ۳۱ جنوری۔ ڈھاکہ شہر میں آج صبح چھ بجے سے کرفیو ہٹا لیا گیا ہے تاہم ابھی شہر میں فوج متعین رہے گی اور دفعہ ۱۴۴ ابھی بدستور نافذ رہے گی۔

پیرس میں امن کے مذاکرات ملتوی

پیرس ۳۱ جنوری (بروز جمعہ) پیرس میں امن کے مذاکرات کا مکمل اجلاس آئندہ جمعرات تک ملتوی کر دیا گیا ہے دونوں وفود کے لیڈروں نے اجلاس کے اختتام پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ ۶½ گھنٹے کے اجلاس میں بات چیت آگے نہیں بڑھ سکی۔

"مسجد خضر سلطانہ" کا سنگ بنیاد

مکرمہ سیدہ خضر سلطانہ صاحبہ مرحومہ بیوہ مکرم محمد یونس صاحب دہلوی مرحوم نے اپنا مکان واقعہ محلہ دارالرحمت وسطی بالمقابل ریلوے سٹیشن کو مسجد کی تعمیر کے لئے وقف کیا تھا۔ اس جگہ اس محلہ کی ذیلی مسجد کے طور پر "مسجد خضر سلطانہ" کے نام سے مرحومہ کی وفات (بروز ۲۲ جولائی ۶۴ء کو ہوئی) کے بعد سے عارضی کمرہ تعمیر کر دیا گیا تھا۔ اب اس جگہ پختہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا ہے۔ مرحومہ کی خواہش کے پیش نظر اس مسجد کی بنیاد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ۱۹ جنوری ۱۹۶۹ء کو بعد از نماز عصر رکھوائی گئی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو بابرکت کرے۔ اور مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرحمٰن انور۔ ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)